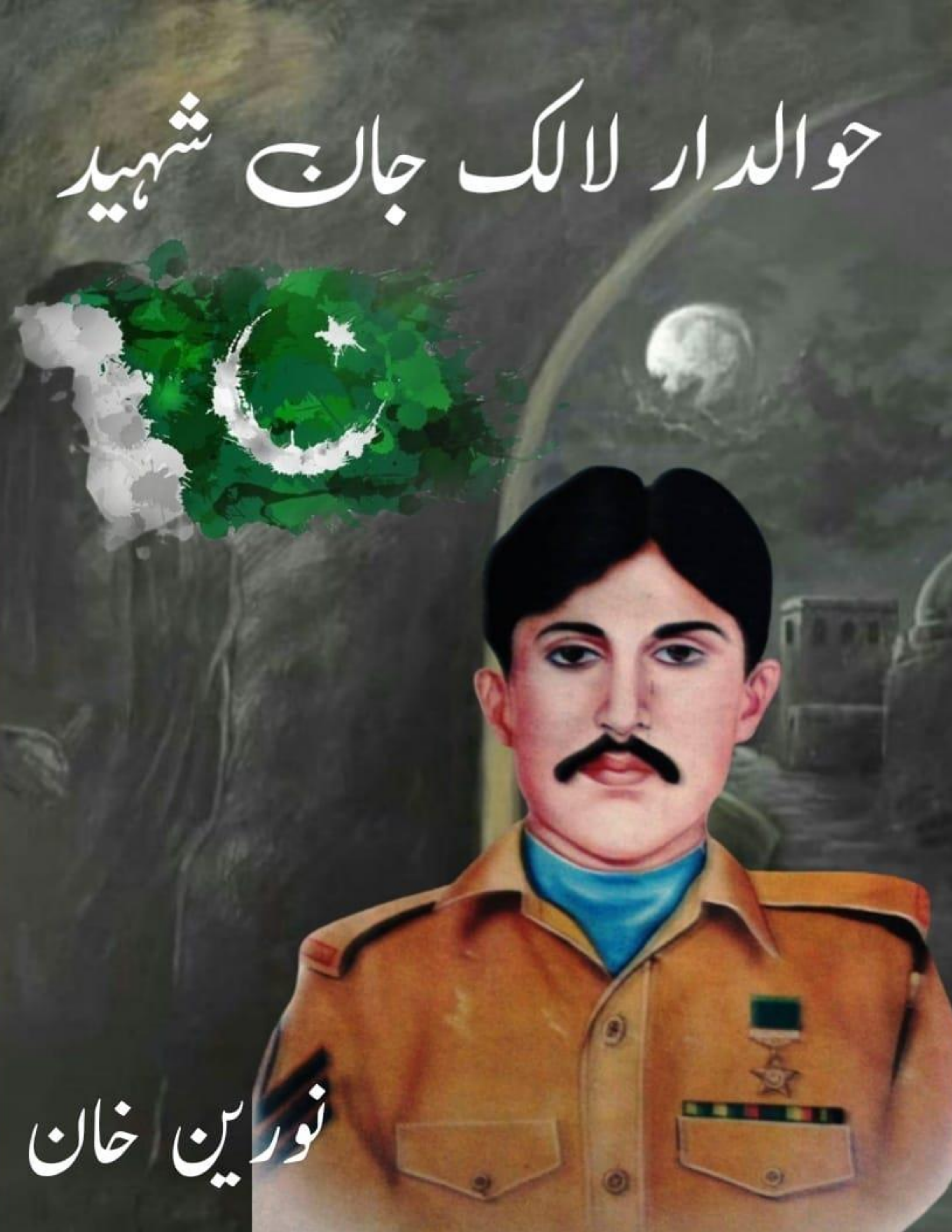
حوالدار لالک جان شہید

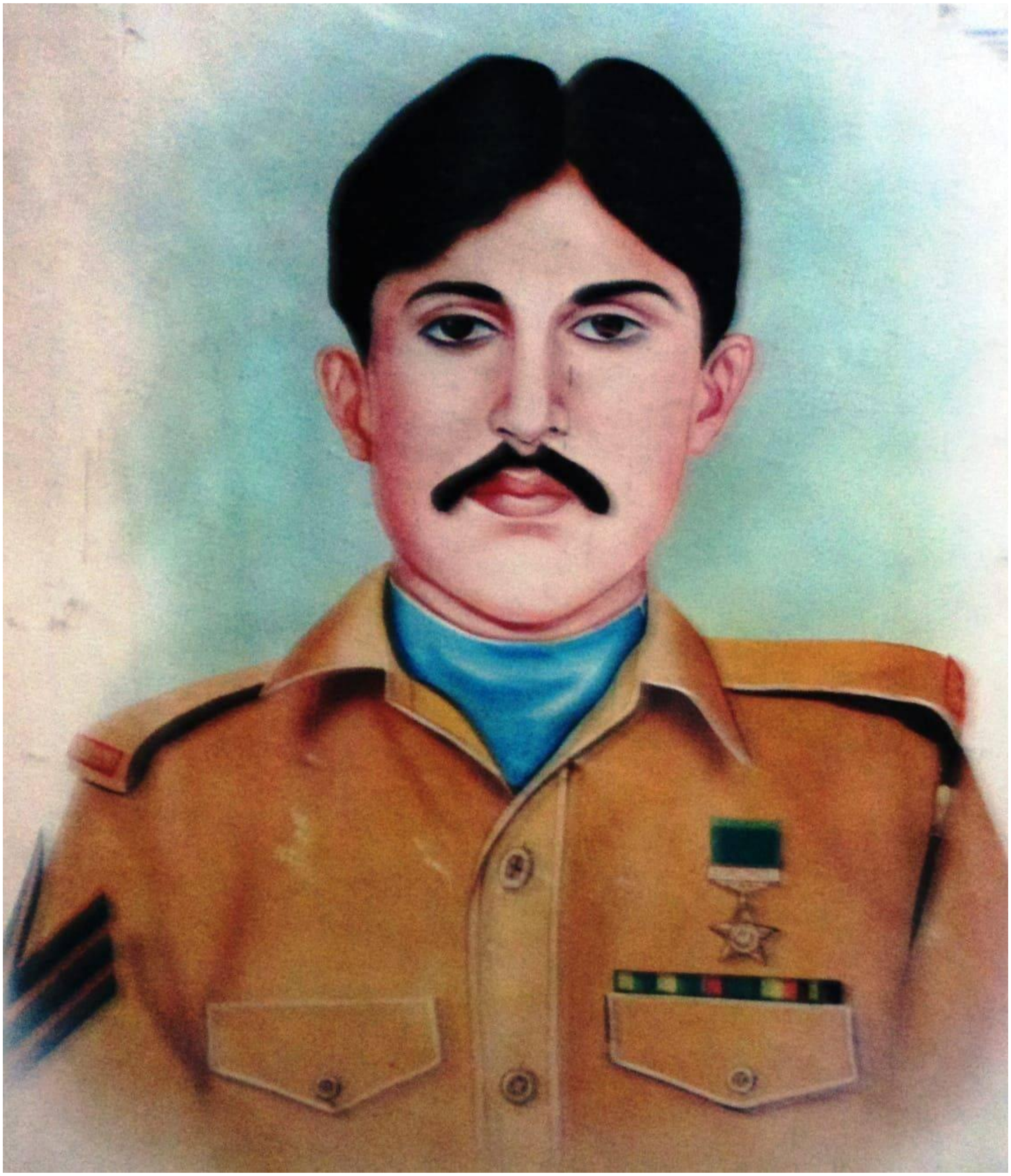


نورین خان

حوالدار لالک جان شہید

تحریر

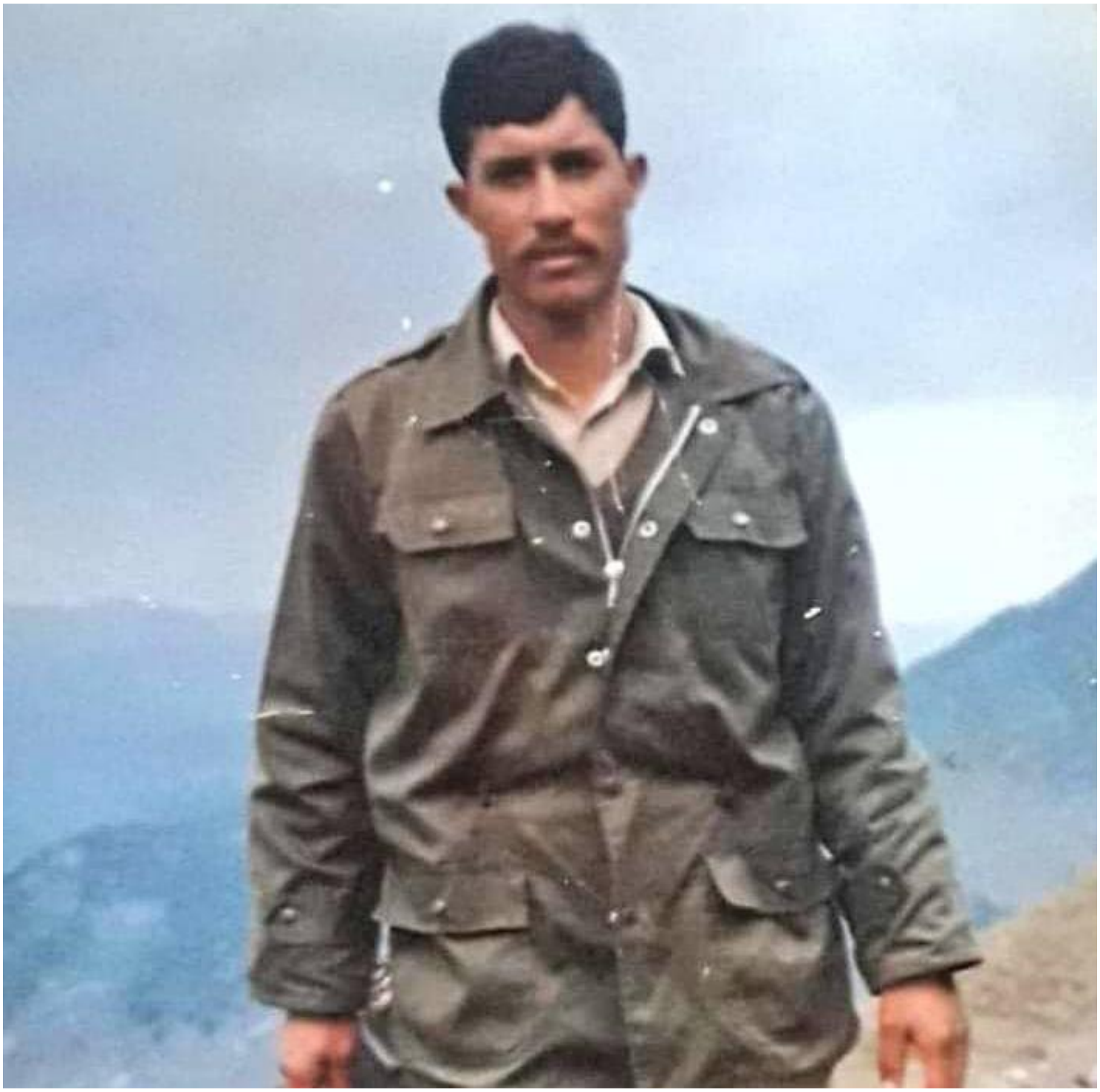
نورین خان







HAVILDAR LALAK JAN
(SHAHEED)
Nishan-i-Haider
7 July, 1999 (Kargil Sector)



حوالدار لالک جان شہید

حکومت پاکستان نے آپ کو اعلیٰ ترین فوجی اعزاز نشانِ حیدر سے نوازا۔۔

::تاریخ پیدائش

اپریل 1967 1

::جائے پیدائش

موورنگ یاسین گلگت بلتستان۔۔

::عمر

32 سال۔۔

::شمولیت

10 دسمبر1984

::عہدہ

حوالدار

::مدت ملازمت

پندرہ سال۔۔ (1984_1999)

::تاریخ شہادت

7 جولائی 1999

::جنگ شہادت

معرکہ کارگل۔

::آخری آرام گاہ

ہندور یاسین غذر گلگت بلتستان۔۔

اعزاز

نشانِ حیدر۔۔

حوالدار لالک جان یکم اپریل 1967 کو گلگت بلتستان کے ضلع غذر میں پیدا ہوئے،نومولود کا نام لالک جان(سورج جیسا)رکھا گیا تب یہ بات کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگی کہ لالک جان سچ مچ سورج کی طرح نہ صرف اپنے بزرگوں کا نام روشن کریگا بلکہ ملک کے لیے بھی باعثِ وقار ہوگا۔لالک جان کی والدہ فوت ہوگئیں تو والد نے دوسری شادی کرلی اپنی ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گائوں ہندور سے حاصل کیی لالک جان پڑھائی میں بھی خوب دلچسپی رکھتے تھے اور خود جو کچھ سکول میں

پڑھتے، واپس آکر اپنی بہنوں کو بھی پڑھاتے تھے۔ مگر محدود وسائل کی بنا پر انہوں نے سکول ترک کر دیا اور کھیتی باڑی اور مال مویشی پالنے میں والدین کی مدد شروع کی۔بعد ازاں فوج میں انہوں نے میٹرک اور ایف اے تک کی تعلیم حاصل کی۔ لالک جان شہید کے تایا کھرور خان نے 1948 کی جنگ میں اور چچا پنین جان نے 65 اور 71 کی جنگوں حصہ لیا تھا۔اُن کے مُنہ سے فوجی زندگی کی کہانیاں سُنتے سُنتے ایک دن وہ بونجی گلگت پہنچے اور فوج میں شمولیت اختیار کی۔1985 سے 1999 تک اُنہوں نے سپاہی سے حوالدار کے عہدے تک ترقی پائی اور کرگل کی پہاڑی کو اپنی عسکری ڈیوٹی کی آخری جگہ بنا لی اور شہادت کے بعد پاکستان کا سب سے اعلیٰ فوجی اعزاز اپنے نام کر لیا۔

چونکہ لالک جان شروع سے بہادر اور نڈر طبیعت کے مالک تھے اس لئے انہوں نے 1984 میں پاک فوج میں 17 سالہ کی عمر میں سپاہی کی حیثیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

معرکہ کارگل کے دوران لالک جان اپنے گھر چھٹیاں گزارنے آیا ہوا تھا، جب ان کو کارگل لڑائی کی خبر ملی تو اس کی چھٹی ختم ہونے میں چھ دن باقی تھے۔لالک جان نے اپنے والد محترم سے محاذجنگ کی طرف روانہ ہونے کی اجازت مانگی

اور کہا کہ میری چھٹیاں ختم ہونے میں چھ روز باقی ہیں اور یہ دن میں گھر گزارنے کے بجائے محاذجنگ پر گزارناچاہوں گا اور ماں سے کہا میرے لیے دعا کرنا کہ میں ملک کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوجائوں۔لالک جان کی یہ آرزو پوری ہوئی اور ان کے والد نیت جان نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ میرے بیٹے

نے اپنی جان سے بھی عزیز ملک پاکستان کے گلشن کو سیراب کرنے کے لیے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔حوالدار لالک جان ناردن لائٹ انفنٹری کے ایک بے باک نڈراور بہادر فرزند کی مانند ابھر کے سامنے آئے۔انھوں نے اپنے وطن عزیز کی خاطر ایسے دلیرانہ اقدام کیے جس کی مثال تاریخ میں شاذونادر ہی ملتی ہے۔بحیثیت ایک جونیئر لیڈر انہوں نے اپنے جرأت مندانہ اقدام کی بدولت دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا

1999 میں جب کارگل جنگ کا آغاز ہوا تو وہ ناردن لائٹ انفنٹری ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں تعینات تھے انہوں نے زمینی جنگ کی اطلاع ملنے پر اصرار کرکے اپنی تعیناتی جنگ کے محاذ پر کروائی۔

مئی1999میں جب یہ معلوم ہوا کہ دشمن ایک بڑے زمینی حملے کی تیاری کررہا ہے تو حوالدار لالک جان جو کسی اگلے مورچے پر نہیں بلکہ کمپنی ہیڈکواٹر میں اپنے فرائض سر انجام دے رہاتھا۔اس موقع پر انھوں نے اگلے مورچے پر لڑائی لڑنے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔یہ جانتے ہوئے کہ اگلے مورچے دشمن کے حملوں کی زد میں ہیں، حوالدار لالک نے اپنے سینئر افسروں سے اگلے مورچوں پر جانے کے لئے اصرار کیا اورایک انتہائی مشکل پہاڑی چوکی پر دشمن سے نبردآزما ہونے کے لیے کمر باندھ لی۔جون کے آخری ہفتے کی ایک رات دشمن کی ایک بٹالین کی نفری نے حوالدار لالک جان کی چوکی پر بھر پور حملہ کیا۔حملے کے دوران حوالدار لالک جان اپنی جان سے بے پروا ہوکر مختلف پوزیشنوں سے فائر کرتے رہے اور ہر مورچے میں جاکر جوانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔رات بھر

دشمن کا حملہ جاری رہا اور لالک جان نے دشمن کے تمام ارادوں کو ناکام بنادیا اور صبح تک دشمن سپاہ لاشوں کے انبار چھوڑ کے پسپا ہوگئی تھی۔دوسری رات مزید کمک حاصل کرنے کے بعد دشمن نے ایک بار پھر مختلف اطراف سے حملہ شروع کردیا لیکن زیرک لالک جان نے اس رات بھی بے باکی اور جرأت کا مظاہر کرتے ہوئے دشمن کو بھاری نقصان پہنچایا۔7 جولائی کو دشمن نے لالک جان کی پوسٹ پر توپ خانے کا بھر پور فائرکیا، پورا دن گولیوں کی بارش ہوتی رہی اور رات کو دشمن نے ایک بار پھر لالک جان کی پوسٹ پر تین اطراف سے حملہ کردیا اور حملے کے دوران دشمن کے فائر سے لالک جان شدید زخمی ہوئے لیکن کمپنی کمانڈر کے اصرارکے باوجود اپنی پوسٹ پر زخمی حالت میں بھی ڈٹے رہے اور دشمن کا مقابلہ جاری رکھا۔آخر کار اس سپوت نے دشمن کے اس حملے کو بھی ناکام بنادیا لیکن اس کے

ساتھ زخموں کے تاب نہ لاتے ہوئے حوالدار لالک جان
7جولائی 1999 کواپنی پوسٹ پر ہی شہید ہوگئے۔

7 جولائی 1999 کو شہادت سے قبل لالک جان نے اپنی پوسٹ پر 3 دن کے دوران ہونے والے ہندوستانی فوج کے 17 حملوں کو ناکام بنایا۔

حوالدارلالک جان نے جس بے باکی اور جرأت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مورچے کا آخری وقت تک بھر پور دفاع اور دشمن کے پے درپے حملوں کو پسپا کیا، اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔زخمی حالت میں بھی لالک جان دشمن سے نبردآزما رہے اور آخری وقت تک ملک کا دفاع کیا۔

7 جولائی کو تین اطراف سے ہونے والے حملے میں لالک جان کو کمپنی کمانڈر کی جانب سے پوسٹ چھوڑنے کی بھی تجویز دی

گئی مگر انہوں نے اسے مسترد کر دیا اور ہندوستانی فوج سے مقابلہ کیا، اس دوران ان کے سینے پر مشین گن کا برسٹ لگا البتہ زخمی حالت میں بھی انہوں نے تین گھنٹوں تک مخالف فوج کا مقابلہ کیا، بعد ازاں جب پاک فوج کی نفری چوکی پر پہنچی تو ان کی شہادت ہو چکی تھی۔

جس وقت لاک جان کی شہادت ہوئی ان کی عمر 32سال تین ماہ تھی، وہ نشان حیدر حاصل کرنے والے اب تک کے آخری فوجی اہلکار ہیں

ان کی بے باکی، حوصلہ مندی اور جذبہ شہادت پر ملک کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشان حیدر عطا کیاگیا۔کارگل کے ہیرو شہید لالک جان نشان حیدر کے یوم شہادت پرہر سال عوام کی ایک بڑی تعداد ان کے مزار پر حاضری دے کر شہید کو خراج

عقیدت پیش کرتی ہے۔گلگت بلتستان کا ضلع غذر جس کو شہیدوں اور غازیوں کی سرزمین کہا جاتا ہے۔65یا71کی جنگیں ہوں یا کارگل معرکہ یہاں کے بہادر سپوتوں نے ہر میدان میں اپنی بہادری کی لازوال دستانیں رقم کیں - کارگل جنگ میں غذر کے ایک سو سے زائد جوانوں نے ملک کی گلشن کی آبیاری کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور چالیس کے قریب جوانوں کو عسکری اعزات سے نوازا گیا۔غذر کو شہیدوں اور غازیوں کی سرزمین کہا جاتا ہے یہاں کے ہر گائوں اور قصبہ میں شہدا کے مزار کے اوپر سبز ہلالی پرچم نظر آرہا ہے

نہ انتظار کرو ان کا اے عزا دارو

شہید جاتے ہیں جنت کو گھر نہیں آتے

صابر ظفر


NLI
NLI




HAV
LALAK



حوالدار لالک جان شہید کی بیٹیاں

